مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی علمی و فقہی خدمات کا ایک تحقیقی جائزہ

An Analytical study of Academic and Islamic Jurusprudential services of Maulana Muhammad Yousuf Ludhyanvi (R.A)

Hayat Muhammad*
Dr. Hafiz Muhammad Sani**

Abstract
Maulana Muhammad Yousuf Ludhyanvi (R.A) was a great scholar. He initiated his knowledge in research and writing works. He had a great knowledge in Fiqh, Hadith and other religious matters. He joined the movement of Khatm-e-Nubuwwat at Multan. He was Deputy Director of Alami Majlis Khatm e Nabwat. Then he setteled in Karachi and joined the monthly magazine Bayyanat Karachi. Shortly he gained popularity among the religious persons forum occurring to his distinctive deep knowledge.
Keywords: Khatm-e-Nabwat, Maulana Yousuf Ladhyanvi, Fiqh

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ حیات وخدمات کا مختصر جائزہ

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ عالمی مجلس ختم نبوّت کے مرکزی نائب امیر، عظیم محقق و مصنف، بلند پایہ محدث اعلیٰ درجہ کے انشاپرداز ادیب ہفت روزہ ختم نبوّت اور ماہنامہ بینات سمیت کئی علمی و دینی رسائل کے مدیر "اقرأ اسکول سسٹم" سمیت سینکڑوں دینی مدارس کے سرپرست و بانی تھے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ان علماء اولوالعزم انسانوں میں سے ہیں جن کی روشن زندگی اسلام کی ترویج واشاعت اور مختلف اسلام دشمن فتنوں کے ختم کرنے میں گزرتی ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ مشرقی پنجاب سے ضلع لدھیانہ اور ضلع جالندھر کے درمیان دریا ستلج کے درمیان ایک چھوٹی سے جزیرہ نما بستی عیسیٰ پور میں پیدا ہوئے۔ یہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا آبائی وطن تھا۔ تاریخ ولادت محفوظ نہیں۔ اندازہ یہی ہے کہ سن ولادت ۱۳۵۱ھ بمطابق ۱۹۳۲ ہے۔ والدہ ماجدہ کا انتقال بچپن کے زمانہ میں ہو گیا تھا۔ والد ماجد چوہدری اللہ بخش (مرحوم) شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے بیعت تھے۔[1]

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی تصانیف کی خصوصیات

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی کتب کا مطالعہ کیا تو ان کی علمیت، عنوانات پر ان کی گرفت اور ان کے دلائل بہت قوی ہیں۔ آپ کی تحریر کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

۱۔ آپ کی تحریر میں بلا کی روانی، شائستگی اور حد درجہ خیر خواہی اور دل سوزی کا جذبہ تھا۔ قارئین اس کا اثر لئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

۲۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ جس موضوع کو بھی شروع کرتے ہیں اس کو تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔

---

* پی-ایچ-ڈی اسکالر، شعبہ اسلامیات، وفاقی اردو یونیورسٹی، عبدالحق کیمپس، کراچی
** چیئرمین، شعبہ قرآن وسنت، وفاقی اردو یونیورسٹی، عبدالحق کیمپس، کراچی

۳۔ تیسری خصوصیت یہ ہے کہ ان کی تحریر میں طول نہیں ہے۔

۴۔ چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ ان کی تحریر میں سمجھانے کاانداز انتہائی سہل اور آسان ہے۔

۵۔ پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ مطلب واضح اور مدلل تحریر فرماتے ہیں۔

خدمات

اللہ تعالیٰ نے آپ سے دین کے مختلف شعبوں میں قابل قدر بلکہ قابل رشک کام لیا، درس وتدریس، دعوت و تبلیغ، وعظ و تقریر، تصنیف و تالیف کے ساتھ بیعت وتزکیہ نفس کے طبیب کی حیثیت سے بھی آپ بلند مقام پر فائز تھے۔ وسعت مطالعہ، علم کی پختگی، اکابر واسلام کے اعتماداور قبولیت عامہ کے باوجود آپ میں مثال تواضع، عبدیت، کسر نفسی پائی جاتی تھی، تحریروں میں ''ناکارہ'' کالفظ بہت کثرت سے استعمال کرتے تھے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے مرکزی نائب امیر، استاذ الحدیث، عظیم محقق و مصنف، بلند پایہ محدث، جن کی روشن زندگی دین اسلام کی ترویج واشاعت اور مختلف اسلام دشمن فتنوں کی سرکوبی میں گزری ہے، آپؒ نے مختلف دینی کتب و رسائل ترتیب دیئے اور فتنہ قادنیت کو بے نقاب کیا۔[2]

اصلاحی خدمات

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کااسلوب حیات سنت نبوّی د کے عین مطابق تھا۔ خلوص للٰہیت، رضائے حق اور خشیت الٰہی کا محور تھا، آج کے اس دور میں جب کہ انسانیت خواہشات کی اسیر ہو کر تمناؤں کے خارزار میں بھٹک رہی ہے ہر انسان کثرت کی طلب میں ہلکان ہے لوگ نام ونمود اور شہرت وناموری کے صحراؤں میں سرگرداں ہیں آپ کی ذات ان تمام آزار سے کوسوں دور اور متاع دنیا سے بے نیاز تھی۔ اصلاح وتربیت کے شعبہ میں مولانا یوسف لدھیانویؒ نے کم وقت میں زیادہ منازل طے کیں، اس میدان میں آپؒ کی علو شان کے لئے ہی کافی ہے کہ آپؒ اپنے اکابر ومشائخ رحمہم اللہ کے منظور نظر تھے۔ اصلاح کا کام بھی اللہ تعالیٰ نے آپؒ سے غیر معمولی انداز میں لیا۔ آپؒ سے بے شمار لوگوں نے استفادہ کیا۔ عمر کے آخری حصّہ میں اکابر کی طرح اصلاح باطن اور تزکیہ نفس کی طرف زیادہ توجہ دی۔ صحیح معنٰی میں آپؒ نے تحریر وتقریر کے ذریعہ علماء کی ترجمانی کا حق ادا کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ جو کام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے کیا وہ ایک جماعت مل کر بھی نہیں کر سکتی۔ آپؒ بیک وقت ایک عظیم مدرس، مصنف ،مفسر، محدث، مصلح اور کاروانِ ختم نبوّت کے سالار تھے۔ آپؒ کی شخصیت کی ہمہ گیری کی دلیل ہے کہ آپؒ سینکڑوں مدارس کے سرپرست تھے، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ یقیناً ایک جید عالم دین اور ممتاز مذہبی رہنما تھے، موصوف علم عمل کے جامع، ایک عمدہ اور مقبول استاذ و مصنف ہونے کے ساتھ بہترین مربی اور مزکی بھی تھے۔[3]

(ماہنامہ بینات) (کراچی) مکتبہ ایجوکیشنل پریس کراچی فروری ۲۰۰۱

علمی تصنیفی خدمات

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا تحفظ ختم نبوّت میں بڑا کردار رہا ہے۔

ذیل میں مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی مختلف کتب ورسائل کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

آپؒ کی تصانیف میں اُردو ترجمہ خاتم النبیین ﷺ از مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ، اُردو ترجمہ حجۃ الوداع و عمرات النبی ﷺ از مولانا محمد زکریاؒ، عہد نبوت کے ماہ وسال (ترجمہ بذل القوۃ از مخدوم محمد ہاشمیؒ)، سیرت ابن عبدالعزیزؒ (عربی سے ترجمہ)، اختلاف اُمت اور صراط مستقیم، عصر حاضر حدیث نبوی کے آئینہ میں، شہاب مبین الرجم الشیاطین، تنقید اور حق تنقید، ترجمہ فرمان علی پر نظر، قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق، مرزا قادیانی اپنی تحریروں کے آئینہ میں، نزول عیسیٰ علیہ السلام، المہدی والمسیح

1۔خاتم النبیین ﷺ

عقیدہ ختم نبوّت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور عقیدہ ختم نبوّت کا باغی اسلام اور مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے، مرزا غلام احمد قادیانی نے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے اور ان کو دامن رحمت ﷺ سے کاٹ کر اپنے پیچھے لگانے کے لئے دعویٰ نبوّت کیا تو مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ تڑپ کر رہ گئے۔انہوں نے آخری دنوں میں بستر مرگ پر "خاتم النبیین ﷺ" فارسی زبان میں لکھی، ان کی خواہش تھی کہ اسے اپنے خاص مصارف سے طبع کرا کر کشمیر اور ان ممالک میں تقسیم کریں جن میں فارسی زبان مروج ہے، مگر چونکہ ہمارے ملک کی زبان اُردو ہے، فارسی کا ذوق عوام میں علماء میں بھی قریب قریب ناپید ہے، اس لئے اس کے ترجمہ کی ضرورت تقریباً نصف صدی سے محسوس کی جارہی تھی مگر یہ مشکل وکٹھن کام ہر ایک کے بس میں نہیں تھا۔بنوریؒ نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو اس کا حکم فرمایا تو آپؒ نے یہ ذمہ قبول فرمائی اور ترجمہ کرنا شروع کر دیا اور بلاشبہ آپ نے ترجمہ کا حق ادا فرما دیا۔علوم انوریؒ اور عقیدہ ختم نبوّت کو اس سلیقہ سے بیان فرمایا کہ قادیانی ذرّیت کے تمام اوہام کو بکھیر کر رکھ دیا۔یہ اپنی نوعیت کی وہ کتاب ہے جس کا ایک ایک حرف محنت ومشقت اور خلوص واخلاص کا آئینہ دار ہے۔یہ وہ کتاب ہے جس کے ترجمہ پر بنوریؒ نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا "اپنا ہم کام و ہم نام" فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ: حضرت کشمیریؒ کی کتاب کے ترجمہ نگار کے لئے دس صفات کا حامل ہونا ضروری ہے اور چونکہ یہ تمام کی تمام صفات مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ میں پائی جاتی ہیں اس لئے وہی اس کے ترجمہ کے اہل تھے۔ چنانچہ بنوریؒ "علوم انوریؒ" کے حقائق ومعارف کی تہہ تک پہنچنے اور ان کی ترجمانی کے لئے جن دس امور کی ضرورت تھی انہیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"زبان فارسی ہو یا اُردو علوم انوریؒ کے جواہرات اپنی پوری تابانی کے ساتھ ظاہر ہوں گے، ہر شخص نہ اس کی تہوں تک پہنچ سکتا تھا اور نہ یہ علوم اس کے قبضہ میں آسکتے تھے، اس کے لئے حسب ذیل امور کی ضرورت تھی۔"

۱۔عام فہم شستہ اُردو زبان میں ترجمہ کیا جائے۔

۲۔مترجم ذکی ومحقق عالم ہو کہ علمی اشارات ولطائف کو بخوبی سمجھتا ہو۔

۳۔انور شاہ کشمیریؒ کے طرز تحریر سے مناسبت رکھتا ہو،اوراس کے سمجھنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہو۔

۴۔ قادیانیت کے موضوع سے دلچسپی رکھتا ہواور قادیانی مذہب کے لٹریچر سے پوری طرح باخبر ہو۔

۵۔علمی دقائق کی تشریح پراُردو میں قادر ہو،اور قلمی افادات سے عوام سے مستفید بنانے کی قابلیت رکھتا ہو۔

۶۔تالیفی ذوق رکھتا ہو، تصنیفی ملکہ حال ہوتا کہ مناسب عنوانات سے مضمون کوآسان کر سکتا ہو۔

۷۔انور شاہ کشمیریؒ سے انتہائی عقیدت ومحبت ہو کہ مشکلات حل کرنے میں گھبرانہ جائے اور غور وخوض سے اُکتانہ جائے۔

۸۔محنت وعرق ریزی کا عادی ہو،دل کا درد رکھتا ہو، قادیانیت سے بغض ہو۔

۹۔اپنے علمی کاموں میں محض رضاحق کا طالب ہو،حبّ جاہ وثنا سے بالاتر ہو۔

۱۰۔عالم علمی مہارت اور دینی ذوق کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ عربیت وبلاغت کے سمجھنے کی قابلیت رکھتا ہو،اور معانی وبلاغت کی نکتہ سنجیوں سے واقف ہو۔

الحمدللہ کہ یہ سعادت میرے ہم نام اور میرے ہم کام میرے مخلص رفیق کار مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے حصّہ میں آئی جو اس "عشرۃ کاملہ" سے متصف تھے، باکمال تھے،اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ اس ترجمہ وتشریح کے فرض سے نہایت کامیابی کے ساتھ عہدہ برآہوئے اور اس علمی ودینی خدمت کا حق ادا کر دیا ہے۔اللہ تعالیٰ بارگاہِ اقدس میں قبول فرمائے اور مترجم کے لئے سعادتِ دارین کا وسیلہ بنائے اور مولانا انور شاہؒ کی شفاعتِ مقبولہ کاذریعہ بنائے،آمین۔[4]

2۔آپ کے مسائل اوراُن کا حل

۵ مئی ۱۹۷۸ وحی کے پہلے لفظ "اقرأ" کے نام سے اسلامی صفحہ کاآغاز کیا گیاایک مستقل سلسلہ "آپ کے مسائل اوراُن کا حل" کے عنوان سے شروع کیا جس میں قارئین کے مذہبی سوالات کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ بہت مقبول ہوااور یہ کہنا کوئی مبالغہ نہیں کہ اس کے ذریعہ قارئین کو بے شمار دینی باتیں معلوم ہوئیں اور ہزاروں غلطیوں کی اصلاح ہوئی۔ یہ وجہ ہے کہ "جنگ" کا یہ صفحہ سب سے زیادہ مقبول اور معلومات افزا ہے "جنگ" کا ہر قاری سب سے پہلے اسی کو پڑھتا ہے۔اس فقہی انسائیکلوپیڈیا میں مہد سے لے کر لحد تک پیش آنے والے انسانی زندگی کے ہر ہر مسئلہ کا شرعی حل موجود ہے۔اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ جتنا مسئلہ معلوم کیا گیا ہے نہایت جچے تلے الفاظ میں اس کا شافی وکافی جواب دیا گیا ہے،اگر کہیں ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ سائل کو صرف مسئلہ بتلانے سے اس کی الجھن دور نہیں ہوگی تو اسے نہایت مفید مشورہ سے نوازا گیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ "آپ کے مسائل اوراُن کا حل" مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے دوسرے کارناموں کی طرح ایک عظیم تجدیدی کارنامہ ہے۔[5]

3۔دنیا کی حقیقت جلد اوّل

دنیا کی حقیقت ترمذی شریف کے چار ابواب، ابواب الزهد، ابواب صفة القيامة، ابواب صفة الجنة، اور ابواب صفة جهنم کے مناظر

کے ترجمہ و تشریح پر مشتمل ہے۔

امام ترمذیؒ کا ارشاد ہے کہ:

"جس شخص کے گھر میں میری کتاب ترمذی ہو وہ یوں سمجھے جیسے حضور ﷺ اس کے گھر میں موجود ہیں اور میں براہِ راست آپ ﷺ سے استفادہ کر رہا ہوں"۔

ٹھیک یہی تصور یہاں بھی ہے کہ جس کے کے پاس یہ کتاب ہو وہ مندرجہ ذیل مسائل میں جب چاہے براہِ راست ارشادات نبوّت ﷺ سے راہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ یہ کتاب، ۵۴۸ صفحات پر مشتمل ہے۔[6]

4۔ دنیا کی حقیقت جلد دوم

پیش نظر کتاب ترمذی شریف کے ترجمہ و تشریح کے سلسلہ کی دوسری جلد ہے، جس میں کھانے پینے، صلہ رحمی اور علاج معالجے کے آداب و احکام کو نہایت عمدہ طریقہ سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ حصّہ ۴۱۳ صفحات پر مشتمل ہے۔[7]

5۔ سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ

امیر المؤمنین سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ کو پانچواں خلیفہ راشد تسلیم کیا گیا ہے، حدیث و سیر اور تاریخ و رجال کی کتابوں میں ان کے عدل وانصاف، خشیت وللّٰہیت، زہد و تقویٰ، فہم و فراست اور قضا و سیاست کے بے شمار واقعات محفوظ ہیں، اگر ان منتشر کلیوں کو مرتب کیا جائے تو ایک بیش قیمت گلدستہ تیار ہو سکتا ہے۔ آپؒ کی سیرت پر مستقل کتابیں بھی لکھی گئی ہیں جن میں ''سیرت ابن جوزیؒ'' معروف و مشہور ہے اور غالباً اس موضوع پر سب سے پہلی اور نہایت نادر و متبرک کتاب امام مالکؒ کے شاگرد، امام و فقیہ ابو محمد عبداللہ بن عبدالحکم مالکیؒ مصری متوفی ۲۱۴ء کی تالیف ہے۔

مصنف امامؒ نے وہ تمام حالات، جو انہوں نے اپنے قابل اعتماد اساتذہ سے سُنے تھے، ان کو سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے نام سے مرتب کیا۔ اس کتاب کی جلالت قدر کا اندازہ امام نوویؒ کے ان الفاظ سے کیا جا سکتا ہے:

"ابن عبدالحکم نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے مناقب میں ایک کتاب لکھی ہے جو آپؒ کی سیرت جمیلہ اور حُسن طریقت پر مشتمل ہے اور اس کتاب میں وہ نفائس ہیں جن کے علم و عمل سے کوئی آدمی مستثنیٰ نہیں ہو سکتا" (تہذیب الاسماء واللغات ص ۱۷۲ ج ۲)

الغرض ابن عبدالحکم کی یہ جلیل القدر کتاب نادر مخطوطوں کی شکل میں دنیا کے خال خال کُتب خانوں کی زینت تھی۔ مشرق وسطیٰ کے محقق شیخ احمد عبیدؒ کی عرق ریزی اور جانفشانی سے پہلی بار ۱۳۴۶ھ میں شائع ہوئی۔

متعدد اکابر اور معاصر علماء نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ سے فرمائش کی کہ یہ کتاب اس قابل ہے کہ اس کو اُردو کے قالب میں ڈھالا جائے تاکہ عوام و خواص اس سے استفادہ کر کے امیر المؤمنین خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیزؒ کی سوانح حیات کے آئینہ صافی کو سامنے رکھ کر اپنے آپ کو سنوار سکیں۔ اور حکام کو معلوم ہو جائے کہ ایک خلیفہ اور حاکم وقت کی کیا خصوصیات ہونی چاہئیں؟ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے اس کا

ترجمہ کیااوراس شان سے کیاکہ ترجمہ کا حق ادا کر دیا۔

عربی سے اُردو میں منتقل کی گئی اس کتاب کو پڑھنے سے ذرہ برابر بھی یہ شبہ نہیں ہوتا کہ یہ کسی کتاب کا ترجمہ ہے یا مستقل تصنیف ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے انداز و بیان اور تحریر کی سلاست و شستگی نے اس میں ایسا رس گھولا ہے کہ قاری اسے پڑھتا ہے تو پڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اسے شروع کرتا ہے تو ختم کئے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں کرتا۔ ۱۹۲ صفحات کی اس کتاب میں خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی حیات کے ہزاروں کمالات ۱۹۲ عنوانات پر تقسیم کرکے بیان کئے گئے ہیں۔[8]

6۔ اصلاحی مواعظ

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے مقبول عام سلسلہ "آپ کے مسائل اور اُن کا حل" کے فقہی ترتیب پر مدون ہو جانے کے بعد عوام کا مطالبہ تھا کہ آپ کے مواعظ و خطبات کو بھی کتابی شکل میں مرتب کیا جائے، کیونکہ جس طرح آپؒ کی تحریر میں بلا کی روانی، شائستگی اور حد درجہ خیر خواہی اور دل سوزی کا جذبہ ہے، اسی طرح آپ کے وعظ و بیان میں اس سے کہیں زیادہ خلقِ خدا کی نفع رسانی کا عنصر ہے، اس لئے آپؒ کے مواعظ حد درجہ مفید، نافع اور اصلاحی ہوتے ہیں، انہیں ضرور شائع ہونا چاہیئے۔

مقصد حیات، محبت رسول ﷺ اور اس کے تقاضے، اعتکاف، فضائل و مسائل، حقوق اللہ اور ذکر اللہ کی فضیلت، توبہ کیسے کریں؟ حسد کی بیماری اور اس کا علاج، دنیا کی محبت کے بُرے اثرات، صبر کے درجات، غیبت ایک اخلاقی بُرائی، لیلۃ القدر کی برکات، عظمت قرآن اور اس کی تلاوت کے ثمرات کے بارے میں مواعظ شامل ہیں۔ ۳۷۲ صفحات کی یہ کتاب انسان کی اخلاقی زندگی بدلنے میں کسی اکسیر سے کم نہیں۔[9]

7۔ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم ﷺ

آنحضرت ﷺ کی مدح بیان کرنا ہر مسلمان کے لیے باعث برکت وفضیلت اور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی شان اقدس میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت نے اس وقت قصائد بیان فرمائے جب کفار قریش کے بڑے بڑے نامور شعراءُ (نعوذ باللہ) نبی اکرم ﷺ کی ہجو (مذمت) کرکے آپ ﷺ کو تکلیف پہنچاتے تھے۔ جس وقت حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت نبی کریم ﷺ کی تعریف فرماتے تو نبی اکرم ﷺ خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے دُعا فرماتے۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھواتے، وہ اس پر کھڑے ہو کر قریش کی مذمت میں اشعار پڑھتے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی بدگوئی کی تھی اور آنحضرت ﷺ فرماتے تھے۔

"روح القدس (جبرائیل امین) علیہ السلام حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت کے ساتھ رہتے ہیں جب تک کہ وہ رسول ﷺ کی جانب سے دفاع کرتے ہیں"۔

ایک اور جگہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کفار کی ہجو (مذمت) کی پس خود بھی دل ٹھنڈا کیا اور دوسروں کا بھی دل ٹھنڈا کر دیا"۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت سواد رضی اللہ عنہ بن قارب کے اس قصیدے کو بھی مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی جو انہوں نے اسلام قبول کرتے ہوئے عرض کیا تھا، خاص کر اس قصیدے کے اس شعر کو:

وکن لی شفیعا یوم لا ذو شفاعة

سواک بمغن عن سواد بن قارب

ترجمہ: "میرے لیے اس دن سفارشی بن جایئے جس دن کہ آپ ﷺ کے سوا کوئی شفاعت کرنے والا سواد رضی اللہ عنہ بن قارب کے کام نہیں آئے گا"۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحبؒ کی دیگر علمی خدمات کے علاوہ آپ کے قصیدہ "اطیب النغم" کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی جو انہوں نے "قصیدہ بائیہ" حضرت سواد رضی اللہ عنہ بن قارب اور "قصیدہ ہمزیہ" حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت کے تتبع میں تحریر فرمایا اور پھر فارسی میں اس کی تشریح بھی فرمائی۔ فارسی میں ہونے کی وجہ سے عوام اس کے استفادہ سے محروم تھے۔ اس لیے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے شاہ صاحبؒ کے ان قصیدوں اور ان کی فارسی شرح کا ترجمہ و تشریح فرمائی، نیز حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت اور حضرت سواد رضی اللہ عنہ بن قارب کا قصیدہ بھی شامل کر کے اس کا بھی ترجمہ فرما کر اُردو میں ایک بہترین ذخیرہ پیش کیا۔ اصل فارسی رسالہ مع ترجمہ و تشریح مجموعی طور پر ۱۹۳ صفحات پر مشتمل ہے، کتاب کا ایک ایک لفظ عقیدت و محبت نبوی ﷺ کا شاہکار ہے۔[10]

8۔ عہد نبوت کے ماہ و سال

مولانا مخدوم محمد ہاشمیؒ علم و فضل زہد و تقویٰ میں ایک مقام رکھتے تھے عمر عزیز کا بیشتر حصہ تعلیم و تدریس، تصنیف و تالیف، وعظ و ارشاد، میں صرف ہوا۔ بذل القوۃ سیرت نبی ﷺ پر ایک منفرد تالیف ہے، کتاب کی منفرد خصوصیات کے پیش نظر مناسب معلوم ہوا کہ اُس کا ترجمہ کیا جائے۔

قرآن کریم نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ ہمارے لئے ایک کامل نمونہ قرار دیتا ہے۔ اخلاق و آداب کا کونسا ایسا معیار ہے جو آپ ﷺ کی حیات مبارکہ سے نہ ملتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ دین اسلام کی تکمیل ہی نہیں، بلکہ نبوت اور راہنمائی کے سلسلہ کو آپ ﷺ کی ذات اقدس پر ختم کر کے نبوت کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ سیرت انسانیت کی بھی تکمیل فرما دی کہ آج کے بعد اس سے بہتر، ارفع و اعلیٰ اور اچھے و خوبصورت نمونہ و کردار کا تصور بھی ناممکن اور محال ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ پر متعدد زبانوں میں بے شمار کتب لکھی جا چکی ہیں، اور لکھی جا رہی ہیں، جو ان مولفین کی طرف سے آپ ﷺ کے ساتھ محبت کا ایک بہترین اظہار ہے زیر تبصرہ کتاب " عہد نبوت کے ماہ و سال" اصل میں یہ کتاب عربی میں علامہ مخدوم محمد ہاشمیؒ کی ہے اس کو اُردو قالب میں مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے ڈھالا ہے۔ جس میں انہوں نے نبی کریم ﷺ کی سیرت و طیبہ کو ماہ و سال کے اعتبار سے بیان فرمایا ہے۔ اس کتاب میں آپ ﷺ کے دن و رات، افکار و نظریات، اخلاق و آداب، غزوات اور دیگر پہلوؤں کو مدون کیا ہے جو کہ ایک مسلمان کے لئے عمدہ اور پر سکون زندگی کے لئے انتہائی

ضروری ہے۔اللہ تعالیٰ مولف کی اس محنت کو قبول فرمائے اور ہمیں آپ ﷺ کے اُسوہ حسنہ کو اپنانے کی توفیق دے۔[11]

نتائج

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی علمی رفعت، ان کا مرتبہ ومقام اور تصنیف وتالیف کے میدان میں علمی اور تحقیقی کام اور ہمہ جہت خدمات بہت بلند ہیں، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے بہت ساری تصانیف تالیف فرمائی، خصوصاً آپ کے مسائل اور اُن کا حل ایک معروف تصنیف ہے، جو امت کے مسلمہ کے لیے ایک بیش بہا خزانہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

زیر نظر تحقیقی مضمون میں مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی خدمات آپ کے اسلوب، آپ کی تحریر کی شائستگی اور حد درجہ خیر خواہی کا جائزہ پیش کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ جہاں دیگر موضوعات پر ایک اُونچا مقام رکھتے تھی اسی طرح آپ کی خدمات امت مسلمہ کی خیر خواہی کے لیے ایک روشن مثال کی طرح ہے۔

حوالہ جات

1. لدھیانوی، محمد یوسف، مولانا/ سوانحی خاکہ، محمد سعید لدھیانوی، بینات ماہنامہ کراچی، ایجوکیشنل پریس 2001، ص33 : شمارہ: اشاعت خاص
2. لدھیانوی، محمد یوسف، مولانا/ تصنیفی خدمات، مولانا سعید احمد جلال پوری، بینات ماہنامہ کراچی، ایجوکیشنل پریس 2001، ص 251، شمارہ: اشاعت خاص
3. لدھیانوی، محمد یوسف، مولانا/ مجموعہ محاسن، مولانا مرغوب احمد لاجپوری، بینات ماہنامہ کراچی، ایجوکیشنل پریس 2001، ص294، شمارہ: اشاعت خاص
4. لدھیانوی، محمد یوسف، مولانا/ تصنیفی خدمات، مولانا سعید احمد جلال پوری، بینات ماہنامہ کراچی، ایجوکیشنل پریس 2001، ص 251، شمارہ: اشاعت خاص
5. لدھیانوی، محمد یوسف، مولانا/آپ کے مسائل اور اُن کا حل، محمد عتیق الرحمن لدھیانوی، بینات ماہنامہ کراچی، ایجوکیشنل پریس 2001، ص 7 شمارہ: اشاعت خاص
6. لدھیانوی، محمد یوسف، مولانا/ تصنیفی خدمات، مولانا سعید احمد جلال پوری، بینات ماہنامہ کراچی، ایجوکیشنل پریس 2001، ص257، شمارہ: اشاعت خاص
7. لدھیانوی، محمد یوسف، مولانا/ تصنیفی خدمات، مولانا سعید احمد جلال پوری، بینات ماہنامہ کراچی، ایجوکیشنل پریس 2001، ص259، شمارہ: اشاعت خاص
8. لدھیانوی، محمد یوسف، مولانا/ تصنیفی خدمات، مولانا سعید احمد جلال پوری، بینات ماہنامہ کراچی، ایجوکیشنل پریس 2001، ص260، شمارہ: اشاعت خاص
9. لدھیانوی، محمد یوسف، مولانا/ تصنیفی خدمات، مولانا سعید احمد جلال پوری، بینات ماہنامہ کراچی، ایجوکیشنل پریس 2001، ص265 شمارہ: اشاعت خاص
10. لدھیانوی، محمد یوسف، مولانا/ تصنیفی خدمات، مولانا سعید احمد جلال پوری، بینات ماہنامہ کراچی، ایجوکیشنل پریس 2001، ص268، شمارہ: اشاعت خاص
11. لدھیانوی، محمد یوسف، عہد نبوت کے ماہ وسال,لاہور، مکتبہ حسین چوہدری ٹرسٹ 1980ء، ص3